کمانے اور سوال کرنے کے شرعی احکام و مسائل پر مشتمل
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے

خَیْرُ الْاٰمال فِیْ حُکْمِ الْکَسْبِ وَالسُّؤَال

کی تلخیص و تخریج بنام

کمانے اور مانگنے کے احکام

پیشکش

شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے
ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، ج1، ص40 دار الفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ : مانگنے اور کمانے کے احکام

مؤلف : مولانا کاشف سلیم عطاری مدنی اسکالر المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر دعوتِ اسلامی)

تعاون : دعوتِ اسلامی کے شب و روز (News Website Of Dawateislami)

صفحات :29

اشاعتِ اول: (آن لائن): ذوالقعدہ ۱۴۴۳ھ، جون 2022ء

shaboroz@dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے شب و روز

For More Updates
news.dawateislami.net

کمانے اور سوال کرنے کے شرعی احکام و مسائل پر مشتمل
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے

شب و روز
دعوت اسلامی کے

خَیْرُ الْآمَال فِیْ حُکْمِ الْکَسْبِ وَالسُّؤَال

کی تلخیص و تخریج بنام

کمانے اور مانگنے کے احکام

پیشکش

شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

فہرست

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
3	پہلے اِسے پڑھ لیجئے	1
5	رسالہ خیر الامال کا خلاصہ	2
5	ذریعۂ آمدنی کے اعتبار سے مال حاصل کرنے کے احکام	3
7	مقصد کے اعتبار سے مال حاصل کرنے کی تفصیل	4
10	کمانے کے احکام	5
15	سوال کرنا کب جائز اور کب ناجائز ہے ؟	6
15	وہ صورتیں جن میں سوال کرنا جائز نہیں	7
16	وہ صورتیں جن میں سوال کرنا جائز ہے	8
16	کیا صرف کھانے پینے کی اشیاء کا سوال جائز ہے ؟	9
17	سوال کرنے کے نقصانات	10
19	سوال کے جائز ہونے کی شرائط	11
20	ایک اہم اصول	12
24	حکایت	13
25	مقررین اور واعظین غور فرمائیں !	14
26	فتاوی رضویہ سے چند دیگر فتاوی کا خلاصہ	15
26	پیشہ ور لوگوں کو دینا یا اعلان وغیرہ کے ذریعے انہیں دلوانے کا حکم	16
27	بلا ضرورت بھیک مانگنے اور اس کی آمدنی کا حکم	17
27	مسجد میں اپنے لئے سوال کرنا	18
28	مسجد میں سوال کی جائز صورتیں	19
29	ماخد و مراجع	20

پہلے اِسے پڑھ لیجئے

معاشی و معاشرتی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے ہر انسان معاش کا کوئی نہ کوئی ذریعہ اختیار کرتا ہے، ایک مسلمان کی یہ سوچ ہونی چاہئے کہ وہ غور کرے کہ آمدنی کا جو ذریعہ اس نے اپنایا ہے آیا وہ شرعی طور پر درست بھی ہے یا نہیں یا جس مقصد کو پورا کرنے کیلئے وہ کمارہا ہے آیا وہ مقصد جائز بھی ہے یا نہیں؟ اسی طرح کچھ لوگ ذراسی آزمائش میں کیا آتے ہیں وہ ہر ایک کے پاس اپنا رونا دھونا اور مانگنا شروع کر دیتے ہیں، ہمارے دین اسلام نے ان تمام ہی چیزوں میں مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی ہے۔

چودھویں صدی کے بہت بڑے عالم دین اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے 1318ھ میں کمانے اور مانگنے کے احکام پر انتہائی مختصر اور جامع رسالہ **"خَیْرُ الْاٰمالِ فِیْ حُکْمِ الْکَسْبِ وَالسُّؤَال"** تحریر فرمایا جس میں آپ نے کسب (کمانے) کو ذریعہ اور مقصد میں تقسیم کرتے ہوئے اس کے قواعد واحکام انتہائی مختصر اور جامع انداز میں بیان فرمائے ہیں، موضوع اہم تھا تو ذہن بنا کہ اس کا آسان انداز میں خلاصہ کر دیا جائے تاکہ علمائے کرام کے ساتھ ساتھ عام لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ پھر دل میں بات آئی کہ اس کام کو موضوعاتی رنگ دے دیا جائے تو زیادہ فائدہ مند ہوگا چنانچہ فتاوی رضویہ شریف اور امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر کتابوں سے کمانے اور مانگنے سے متعلقہ مسائل واحکام کو جمع کر کے ان کا خلاصہ بھی کر دیا گیا ہے۔

پیشِ نظر رسالے میں کئے گئے کاموں کی کچھ تفصیل یہ ہے:

(1) آیات واحادیث کی تخریج کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔

(2) مشکل اور مختصر قواعد واحکام کو ٹیبل کی صورت میں واضح کر کے آسان کیا گیا ہے۔

(3) پڑھنے والوں کی آسانی اور ان کی دلچسپی کو برقرار رکھنے کیلئے ہیڈنگز لگائی گئی ہیں۔

(۴) دلائل اور علمی وفنی بحثوں کو ذکر نہیں کیا گیا۔

(۵) ماخذ و مراجع کی فہرست مع مطابع و سنِ طباعت تیار کی گئی ہے۔

(۶) آخر میں فہرستِ مضامین بنائی گئی ہے۔

بارہ رسائل مکمل ہونے پر تمام کے خلاصے مع اصل رسائل مجموعہ کی صورت میں شائع کرنے کا ارادہ ہے جو ان شاء اللہ عزوجل گلدستۂ رضویت میں ایک خوش نما اضافہ ہو گا۔

اس کاوش میں آپ کو جو بھی خوبی نظر آئے وہ در حقیقت اللہ پاک کی توفیق، اس کے آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نظر عنایت، امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کے فیض اور شیخِ طریقت، اَمیر اہلسنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی شفقتوں کا نتیجہ ہے اور جو بھی خامی ہو اس میں ہماری کوتاہی کا دَخَل ہے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بالخصوص المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کو دن دُگنی رات چَوگنی ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم

شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت

(مجلس المدینۃ العلمیۃ)

۱۱ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۳ھ

11.06.2022

رسالہ خیر الآمال کا خلاصہ

سوال:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مال کمانا کس وقت فرض، کس وقت مستحب، کس وقت مکروہ اور کس وقت حرام ہے۔ نیز سوال کرنا کب جائز ہے اور کب ناجائز؟ بیان فرمایئے، اجر پایئے۔

الجواب:

اس مسئلہ میں بہت تفصیل ہے، یہاں اس کی بعض صورتیں اور قواعد ذکر کئے جائیں گے۔

انسان کمانے کا جو ذریعہ اختیار کرتا ہے اور جس مقصد کیلئے کماتا ہے ان کی مختلف صورتوں میں درج ذیل 9 احکام جاری ہوتے ہیں:

(1) فرض (2) واجب (3) سنت (4) مستحب (5) مباح (6) مکروہِ تنزیہی (7) اِساءت (8) مکروہِ تحریمی (9) حرام۔

ذریعہ آمدنی کے اعتبار سے مال حاصل کرنے کے احکام

(1) حرام: کبھی انسان مال حاصل کرنے کا ایسا ذریعہ اختیار کرتا ہے جو شرعی طور پر حرام ہوتا ہے۔

مثالیں: (1) کسی کا مال چھین لینا (2) چوری کرنا (3) کسی سے رشوت لینا (4) سود کا مال اور تمام باطل یا قطعی طور پر فاسد لین دین بھی اسی میں شامل ہیں۔

(2) مکروہِ تحریمی:

مثالیں: (1) اذانِ جمعہ کے وقت تجارت (2) کوئی مسلمان بھائی چیز خرید رہا ہو

اور قیمت بھی طے ہو چکی ہو اور خرید و فروخت کی گفتگو جاری ہو تو کوئی دوسرا شخص زیادہ قیمت لگا کر یا کسی اور طریقے سے وہ چیز خرید لے (3) بد مذہبوں کے مخصوص لباس یا جوتے تیار کرنا۔

(3) اِساءت: یعنی وہ کام جو مکروہِ تحریمی تو نہیں لیکن شرعی طور پر بُرا، خلافِ سنت یا اس کو کرنے سے سنت ترک ہو جاتی ہو۔

مثالیں: (1) ظہر، مغرب اور عشاء کے صرف فرض پڑھ کر سنتوں کی ادائیگی سے پہلے بلا ضرورت خرید و فروخت میں لگ جانا (2) فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد نمازِ فجر ادا کرنے سے پہلے بلا ضرورت خرید و فروخت کرنا (3) کمائی کا ہر وہ ذریعہ جو خلافِ سنت ہو یا اس میں مشغولیت سے کوئی سنت چھوٹ رہی ہو۔

(4) مکروہ تنزیہی:

مثال: پیسوں کی ضرورت تھی، کسی سے قرض مانگا تو اس نے پیسوں کے بجائے دس روپے مالیت کی چیز پندرہ روپے کی اُسے ادھار بیچ دی اب اس چیز کو اس نے مارکیٹ میں فروخت کیا تو اسے دس روپے ملے کیونکہ اس کی مارکیٹ ویلیو ہی دس روپے تھی تو دس کی چیز پندرہ میں فروخت کرنے کا یہ عمل مکروہِ تنزیہی ہے، البتہ اگر وہ چیز واپس قرضہ دینے والے کے پاس آجائے تو اب اس کا یہ عمل مکروہِ تحریمی ہو جائے گا۔

(5) مباح:

مثالیں: (1) جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر فروخت کرنا (2) جنگل سے شکار کرکے ان کو فروخت کرنا (3) دریا کی مچھلیاں پکڑ کر فروخت کرنا۔

(6) مستحب:

مثال: علمائے کرام اور اللہ والوں کی خدمت کی نوکری کرنا۔

(7) سنّت:

مثال: دوستوں کے تحفے قبول کر کے بدلے میں انہیں بھی کچھ دینا۔

(8) واجب:

مثال: والدین کا تحفہ قبول کرنا جبکہ اسے خدشہ ہو کہ نہیں لے گا تو انہیں دکھ ہو گا۔

(9) فرض:

مثالیں: (1) والدین کا تحفہ نہ لینے کی صورت میں انہیں تکلیف پہنچنے کا یقین ہو تو اس صورت میں ان کا تحفہ قبول کرنا فرض ہے کیونکہ والدین کو تکلیف دینا حرامِ قطعی ہے اور حرام کاموں سے بچنا فرضِ قطعی ہے (2) قاضی کا عہدہ قبول کرنا اس وقت فرض ہے جب اس عہدہ کا اس کے علاوہ کوئی اور اہل نہ ہو۔

مقصد کے اعتبار سے مال حاصل کرنے کی تفصیل

(1) فرض: کبھی مال کمانے کا مقصد اتنا اہم ہوتا ہے کہ شریعت نے اس کیلئے کمانے کو فرض قرار دیا ہے۔

مثالیں: (1) اتنا کھانا پینا جس سے فرض نماز کھڑے ہو کر ادا کرنے اور رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی طاقت آجائے اور سِتر[1] چھپانے کی مقدار کپڑے پہننا

1...مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک کا حصہ چھپانا فرض ہے، ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔ آزاد عورتوں کے لیے سارا بدن چھپانا فرض ہے، سوائے منہ کی ٹکلی اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں، ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔ (بہار شریعت،

(2) اتنا کمانا جس سے گھر والوں کے ضروری اخراجات پورے ہو جائیں (3) اس پر قرض ہو تو وہ ادا ہو جائے (4) جو اخراجات اس پر فرض ہیں وہ ادا ہو جائیں مثلاً بیوی کا کفن دفن اسی طرح اگر کوئی قریبی رشتہ دار فوت ہو جائے اور اس کے گھر والوں کے پاس کفن دفن کیلئے مال نہ ہو، بلکہ ہر مسلمان کے کفن دفن کا انتظام مسلمانوں پر فرضِ کفایہ ہے (5) حج فرض ہوا لیکن نہیں کیا اور اب پیسے بھی نہیں تو اتنا مال کمانا فرض ہے جس سے وہ فریضۂ حج ادا کر سکے۔

(2) واجب:

مثالیں: (1) اتنی مقدار میں کھانا پینا جس سے وہ اپنے ذمہ واجبات کی ادائیگی کر سکے (2) کسی پر صدقۂ فطر کی ادائیگی یا قربانی واجب ہوئی، اس نے ادا نہیں کی اور اب اس کے پاس ادائیگی کیلئے مال بھی نہیں رہا (3) اسی طرح ہر وہ واجب جس کی ادائیگی کیلئے مال ضروری ہے تو اتنا کمانا اس پر واجب ہے جس سے واجب ادا ہو جائے۔

(3) سنت:

مثالیں: (1) نماز کے لئے عمامہ، جُبّہ اور چادر وغیرہ سنت لباس (2) عید الفطر، عید الاضحیٰ اور جمعہ میں زینت اختیار کرنا (3) مساجد کی تعمیر و ترقی میں حصہ دار بننا اور انہیں خوشبودار رکھنا (4) رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا (5) دوستوں کو تحفہ دینا (6) مسکینوں کی غمخواری، یتیموں اور بیواؤں کی مدد کرنا (7) مہمان نوازی کرنا اور اسی طرح وہ چیزیں جن میں مال خرچ کرنا سنت ہے (8) سنت پر عمل کی نیت سے عطر،

---

1 / 481، ردالمحتار، 2 / 95)

سرمہ اورآئینہ رکھنا (9) اتنا کھانا کہ ایک تہائی (1/3) پیٹ بھر جائے ۔ان سب کاموں کے لیے کمانا سنت ہے۔

(4)مستحب:

مثالیں: (1)لوگوں کے لئے پانی کا انتظام کرنا (2)مسافر خانے بنانا (3)مدرسے بنانا (4)آمد ورفت کیلئے پل تعمیر کروانا (5)اتنا کھانا کہ نوافل اور حصول علم دین میں بھی معاون ہو (6)اگر پتا ہو کہ کھانے سے ہاتھ روکے گا تو مہمان بھی مروت میں ہاتھ روک لے گا تو اس لئے مہمان کے ساتھ پیٹ بھر کر کھانا۔ ان سب کاموں کے لیے کمانا مستحب ہے۔

(5)مباح:

مثالیں: (1)اپنے لباس و مکان کو زیب وزینت دینا (2)عورتوں کا زیور پہننا۔ ان کو حاصل کرنے کے لیے کمانا مباح ہے مگر اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اچھی یا بری کوئی نیت نہ ہو اور شرعی حدود کا بھی خیال رکھا جائے۔

(6)مکروہِ تنزیہی:

مثال: مختلف قسم کے پھلوں اور میوہ جات سے لطف اندوز ہونے کے لیے کمانا۔[1]

(7)اِساءَت:

مثالیں: (1)نفسانی خواہشات کی پیروی اور طبعی لذت کے لیے جائز عیش و آرام میں پڑے رہنا (2) دو وقت پیٹ بھر کر عمدہ کھانے کھانا (3)روزمرہ زندگی میں بھی

1... مختلف پھل کھانا جائز ہے البتہ نہ کھانا افضل ہے۔(در مختار، 9/561)

عمدہ اور مہنگے لباس پہننے کی عادت بنالینا (4) عورتوں کی طرح دن رات بال سنوارنے میں لگے رہنا، یہ کام اگرچہ حرام و گناہ نہیں لیکن خلافِ سنت ضرور ہیں۔ لہٰذا ان سب کاموں کیلئے کمانا بُرا اور خلافِ سنت ہے۔

(8) مکروہِ تحریمی:

مثالیں: (1) صرف مال بڑھانے اور فخر کیلئے حلال مال جمع کرنا (2) لباسِ شہرت: چمکیلا بھڑکیلا، انوکھا لباس پہننا جس پر لوگ انگلیاں اٹھائیں، جان بوجھ کر ناقص و گھٹیا قسم کا لباس پہننا جسے لوگ عجیب نظروں سے دیکھیں، ہر وہ ہیئت و شکل اختیار کرنا جس سے لوگ حیرت و تعجب میں اس پر انگلیاں اٹھائیں، حدیثوں میں لباسِ شہرت کی بہت زیادہ مذمت آئی ہے۔ ان کاموں کیلئے کمانا مکروہِ تحریمی ہے۔

(9) حرام:

مثالیں: (1) مرد کا ریشمی لباس پہننا (2) ایسی ٹوپی پہننا جس میں سونا، چاندی کا کام ہو یا ریشم کا بھرپور استعمال ہو (3) پیٹ بھر جانے کے باوجود مزید اتنا کھانا کہ پیٹ خراب ہو جانے کا غالب گمان ہو۔

کمانے کے احکام

مال خواہ روپیہ پیسہ کی صورت میں ہو یا کھانے، لباس یا کسی اور شکل میں، اس کو حاصل کرنے کا کوئی مقصد اور اس کو کمانے کا کوئی نہ کوئی ذریعہ ضرور ہوتا ہے، پیچھے جو 9 احکام دونوں کے اعتبار سے بیان ہوئے ان میں پہلے چار کے کرنے کا شریعت تقاضا کرتی ہے اور بقیہ چار (حرام، مکروہِ تحریمی، اساءت اور مکروہِ تنزیہی) سے باز رہنے کا حکم فرماتی ہے اور باقی ایک یعنی مباح تو اس کے کرنے کا نہ تو تقاضا ہے اور نہ ہی اس سے

رکنے کا حکم ثواب

☆اگر آمدنی کا ذریعہ اور کمانے کا مقصد دونوں ایک ہی قسم سے ہیں مثلاً ذریعہ اور مقصد دونوں ایسے ہیں جو فرض ہیں تو ایسی صورت میں کمانا دگنا(ڈبل) فرض ہو گا۔

☆اسی طرح ذریعہ اور مقصد دونوں حرام ہیں تو ایسی صورت میں کمانا دگنا حرام ہو گا۔

☆اگر آمدنی کا ذریعہ اور کمانے کا مقصد دونوں الگ قسموں سے ہوں تو اس کی تین صورتیں ہیں:

(1)ذریعہ اور مقصد میں اختلاف ایک طرف سے ہو یعنی ذریعۂ آمدنی اور کمانے کا مقصد دونوں ایسے ہوں جس پر عمل کا شریعت تقاضا کرے یا دونوں ایسے ہوں جسے کرنے سے شریعت نے منع کیا ہو البتہ ان میں احکام کا اختلاف ہو۔ مثلاً

ذریعۂ آمدنی	کمانے کا مقصد	کمانے کا حکم
فرض	واجب	فرض
مکروہِ تنزیہی	حرام	حرام

مثال:

ذریعۂ آمدنی: فرض۔ قاضی کا عہدہ قبول کرنا جس کے لئے فرض ہو اس صورت میں قاضی بننا۔ کمانے کا مقصد: واجب: صدقہ فطر کی ادائیگی۔

کمانے کا حکم: فرض

(2)ذریعہ اور مقصد میں اختلاف بیچ کی طرف سے ہو، یعنی ان میں سے ایک ایسا ہو جس پر عمل کا نہ تو شریعت تقاضا کرے اور نہ ہی اس سے باز رہنے کا حکم دے مثلاً

ذریعہ واجب ہو تو مقصد مباح۔

کمانے کا حکم	کمانے کا مقصد	ذریعۂ آمدنی
واجب	مباح	واجب
حرام	مباح	حرام
واجب	واجب	مباح
حرام	حرام	مباح

مثال:

ذریعۂ آمدنی: واجب۔ والدین کا تحفہ قبول کرنا جبکہ اس کا گمان ہو کہ اگر نہیں لے گا تو انہیں رنج ہو گا۔

مقصد: مباح۔ اپنے لباس و مکان کو زیب و زینت دینا۔

کمانے کا حکم: واجب۔

(3) ذریعہ اور مقصد میں اختلاف دونوں جانب سے ہو یعنی ذریعۂ آمدنی ایسا ہو جسے اختیار کرنے اور مقصد ایسا ہو جس سے باز رہنے کا حکم ہو اس صورت میں کمانے کا حکم بھی وہی ہو گا جو مقصد کا ہو گا مثلاً ذریعہ فرض یا واجب ہے اور مقصد مکروہِ تنزیہی تو کمانا مکروہِ تنزیہی ہو گا اس کی وجہ یہ ہے کہ کمانے کیلئے کوئی خاص مقصد ہو یہ ضروری نہیں، نیت کی تبدیلی سے اس مقصد کا حکم مختلف ہو سکتا ہے اس کی مثال نماز میں ریاکاری ہے، نماز اگرچہ فرض ہے لیکن اس میں جب لوگوں کے دکھاوے کی بری نیت آگئی تو اس سبب سے وہ حرام کا مرتکب ہو گا۔

کمانے کا حکم	کمانے کا مقصد	ذریعۂ آمدنی
حرام	حرام	فرض
مکروہِ تحریمی	مکروہِ تحریمی	واجب
اساءت	اساءت	سنت
مکروہِ تنزیہی	مکروہِ تنزیہی	مستحب

مثال:

ذریعۂ آمدنی: مستحب۔ علمائے کرام اور اللہ والوں کی خدمت کی نوکری کرنا۔

کمانے کا مقصد: مکروہِ تنزیہی۔ مختلف قسم کے پھلوں سے خود لطف اندوز ہونے کے لیے کمانا۔ کمانے کا حکم: مکروہِ تنزیہی۔

اور معاملہ برعکس ہو یعنی ذریعۂ آمدنی ایسا ہو جس سے باز رہنے اور مقصد ایسا ہو جسے اختیار کرنے کا حکم ہو تو اگر وہ جائز ذریعہ اختیار کر سکتا تھا پھر بھی اس نے حرام ذریعہ ہی اختیار کیا تو اس کا کمانا بھی حرام ہو گا۔

کمانے کا حکم	کمانے کا مقصد	ذریعۂ آمدنی
حرام	فرض	حرام
مکروہِ تحریمی	واجب	مکروہِ تحریمی
اساءت	سنت	اساءت
مکروہِ تنزیہی	مستحب	مکروہِ تنزیہی

مثال:

ذریعۂ آمدنی: حرام: چوری کرنا۔

کمانے کا مقصد: فرض۔ فرض حج کی ادائیگی۔

کمانے کا حکم: حرام۔

اور اگر کوئی جائز ذریعہ اس کے بس میں ہی نہیں تو اب دو صورتیں ہیں:

(1) ذریعہ اور مقصد کا مرتبہ حکم و ممانعت میں برابر ہو یعنی ذریعۂ آمدنی حرام ہے تو کمانے کا مقصد فرض تو اب احکام کی شدت اور ان کے درجات کا فرق بھی دیکھنا ضروری ہے، مثلاً ذریعہ فرض ہے تو کس درجہ کا فرض ہے اسی طرح اس کے مقابل مقصد حرام ہے تو وہ کس درجہ اور نوعیت کا حرام ہے پھر اگر ذریعہ اور مقصد میں ہر طرح سے برابری ثابت ہو جائے تو اس وقت کمائی کے حکم میں ذریعہ کا اعتبار ہو گا۔ (وضاحت کیلئے پچھلا ٹیبل ملاحظہ فرمائیں)

(2) دونوں کے احکام کی قوت میں کمی بیشی ہو تو ذریعہ اور مقصد میں سے جس کا حکم زیادہ قوی ہو گا وہی کمائی کا حکم ہو گا۔

مثالیں: (1) کسی کا مال اس کی اجازت کے بغیر لینا حرام ہے لیکن خنزیر کھانے اور شراب پینے کی حرمت اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔ کسی شخص پر بھوک و پیاس کا اتنا غلبہ ہو کہ کچھ کھائے گا پیئے گا نہیں تو مر جائے گا اور کوئی حلال چیز بھی اس کے پاس نہیں تو اپنی جان کو ہلاکت سے بچانا فرض ہے اور اس فرض کی قوت خنزیر کھانے اور شراب پینے کی حرمت سے بھی زیادہ ہے تو اس صورت میں مقصد کے مطابق حکم ہو گا یعنی اتنی مقدار میں خنزیر و شراب کھانا پینا فرض ہو گا جس سے جان جانے کا خطرہ ٹل جائے (2) بھوک سے جان پر بن آئی ہے اور کھانے کو کچھ بھی نہیں ہے ایسی

صورت میں کسی انسان کا ہاتھ کاٹ کر کھانا اگرچہ اس شخص نے اجازت بھی دے دی ہو پھر بھی اس کیلئے حلال نہیں کیونکہ جان بچانا اگرچہ فرض ہے لیکن انسان کی عزت اور اس کی حرمت اس فرض سے زیادہ قوی ہے اس صورت میں ذریعہ کے مطابق حکم ہو گا۔

شروع سے اب تک جتنی عمدہ تحقیق اور قواعد بیان ہوئے، اللہ پاک کی توفیق سے یہاں کے علاوہ کسی اور جگہ نہیں ملیں گے لہٰذا انہیں ذہن نشین کر لیجئے۔

سوال کرنا کب جائز اور کب ناجائز ہے؟

اور سوال کے دوسرے حصے میں جو پوچھا گیا کہ سوال کرنا کب حلال اور کب نہیں تو اس کا جواب بھی اوپر بیان کردہ قواعد و ضوابط کی روشنی میں واضح ہو سکتا ہے

☆ جیسے جب مقصد ضروری نہ ہو تو سوال کرنا حرام۔

وہ صورتیں جن میں سوال کرنا جائز نہیں

مثال: (1) آج کا کھانا موجود ہے تو اگلے دن کیلئے سوال کرنا؛ کیونکہ کل تک زندہ رہنے کا پتا نہیں، کھانے کی ضرورت تو دور کی بات ہے۔ (2) شادی بیاہ کی رسومات کیلئے سوال کرنا؛ کیونکہ شریعت میں نکاح صرف ایجاب و قبول[1] کا نام ہے جس میں ایک روپیہ بھی نہیں لگتا۔

1...ایجاب و قبول یہ نکاح کے رکن ہیں، مثلاً: ایک کہے: میں نے خود کو تمہاری زوجیت میں دیا، دوسرا کہے: میں نے قبول کیا۔ پہلے جو کہے وہ ایجاب ہے اور اُس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں، یہ ضروری نہیں کہ عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کی طرف سے قبول، بلکہ اِس کا اُلٹ بھی ہو سکتا ہے۔

(ردالمحتار، 4/78)

☆اگر مقصد تو ضروری ہو لیکن وہ مقصد سوال کئے بغیر کسی جائز ذریعے سے بھی پورا ہو سکتا ہے جب بھی سوال کرنا حرام ہے۔

مثال: کھانے کیلئے کچھ بھی نہیں لیکن وہ ہنر مند، تندرست اور مزدوری کرنے کے قابل ہے کہ اپنے ہنر یا مزدوری سے پیسہ کما سکتا ہے تو ایسے کو مانگنا حلال نہیں اور اسے دینے کا مطلب حرام کمانے میں اس کی مدد کرنا ہے اور یہ بھی ناجائز ہے، اگر لوگ ایسوں کو دینا چھوڑ دیں تو تھک ہار کر خود ہی محنت مزدوری کریں گے۔

وہ صورتیں جن میں سوال کرنا جائز ہے

☆اگر مقصد ضروری ہے اور اسے پورا کرنے کا کوئی حلال ذریعہ بھی نہیں مثلاً وہ شخص جو کوئی ہنر نہیں جانتا اور بیماری، پیدائشی کمزوری یا لاڈ پیار میں پلا بڑھا ہونے کی وجہ سے محنت مزدوری بھی نہیں کر سکتا یا کما تو سکتا ہے مگر کمانے بیٹھے گا تو پیسے بعد میں ملیں گے اور ضرورت ابھی ہے تو اس کیلئے سوال حلال ہے، وہ شخص اپنی ضرورت پوری کرنے کیلئے یا تو سوال کرے گا یا کسی کی چیز چھینے گا یا چوری کرے گا یا حرام و مردار کھا کر اپنی ضرورت پوری کرے گا تو کسی کی چیز چھیننا یا چرانا یہ سوال کرنے سے زیادہ سخت حرام ہیں اور حرام و مردار کھانے کی حرمت چھیننے یا چرانے سے بھی زیادہ شدید ہے لہٰذا وہ سوال کر کے اپنی ضرورت پوری کرے گا۔

علمائے کرام نے جہاد اور علمِ دین حاصل کرنے میں مصروفیت کے سبب کمانے کی فرصت نہ ملنے والے کیلئے بھی سوال جائز قرار دیا ہے۔

کیا صرف کھانے پینے کی اشیاء کا سوال جائز ہے؟

جب ضرورت کا دار و مدار ذریعۂ آمدنی اور کمانے کے مقصد پر ہی ہے تو سوال

کرنے میں صرف کھانے پینے کی چیزوں کی خصوصیت نہیں کہ جس کے پاس ایک دن کا کھانا پینا ہو وہ بالکل سوال ہی نہیں کر سکتا بلکہ جس کے پاس ایک دن سے زیادہ کھانے پینے کا سامان ہو اس کے لئے بھی سوال کے جائز ہونے کی صورتیں ہیں۔

مثالیں:(1) جس کے پاس ایک دن کا کھانا ہے تو اسے مانگنا منع ہے، اگر کسی شخص کے پاس دس دن کا کھانا ہے لیکن پہننے کے کپڑے نہیں یا سردی کا موسم ہے اور اس کے پاس گرمیوں کے کپڑے ہیں جن کو پہن کر سردی سے نہیں بچ سکے گا اور اس کے پاس ان کے حصول کا کوئی اور جائز ذریعہ بھی نہیں تو اب کپڑوں کیلئے سوال کرنا جائز ہے۔(2) کسی کے پاس کھانے پینے، پہننے کا سب سامان موجود ہے مگر وہ قرض دار ہے اس صورت میں اگر اس کے پاس ضرورت سے زائد کوئی ایسی چیز موجود ہے جسے فروخت کر کے یا پھر خود کما کر قرض ادا کر سکتا ہے تو اس شخص کیلئے سوال کرنا حرام ہے، اگر صورتِ حال ایسی ہے کہ آمدنی سے صرف ضروری اخراجات ہی پورے ہوتے ہیں اور کوشش کے باوجود بھی کچھ نہیں بچا پاتا اور قرض خواہ پیچھے پڑا ہے اور دھمکیاں دے رہا ہے تو اس صورت میں قرض کی ادائیگی کیلئے سوال کرنا جائز ہے۔[1]

سوال کرنے کے نقصانات

پہلا نقصان: لوگوں کی نظر میں ذلیل و خوار ہو جاتا ہے، ہر ایک کے سامنے عاجزی کرنی پڑتی ہے۔

دوسرا نقصان: لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو لاچار و محتاج ظاہر کرنا در حقیقت

---

1 ...یہاں ”خیر الامال“ کا خلاصہ ختم ہوا۔

ان کے سامنے اللہ پاک کی شکایت کرنا ہے، جو بندہ اپنے مالک وپروردگار کے انعامات واحسانات کو بھلا کر دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلائے گویا زبانِ حال سے کہہ رہا ہے کہ میرا مولیٰ مجھے ننگا بھوکا رکھتا ہے اور حاجت پوری ہونے جتنا نہیں دیتا۔

حکایت: ایک عابد کسی پہاڑ پر رہتا تھا، وہاں انار کا درخت تھا ہر روز تین انار اس میں لگتے تھے جن سے وہ اپنا پیٹ بھرتا اور عبادت کرتا، اللہ پاک نے اسے آزمائش میں مبتلا کیا چنانچہ ایک دن انار نہ لگے تو اس نے صبر کیا دوسرے دن بھی ایسا ہی ہوا کہ کوئی انار نہیں لگا، تیسرے دن بھی جب ایسا ہی ہوا تو وہ گھبرا کر پہاڑ سے نیچے اترا جہاں ایک نصرانی رہتا تھا، اس سے سوال کیا تو نصرانی نے اسے چار روٹیاں دیں، اس کا کتا بھونکنے لگا عابد نے ایک روٹی ڈال دی کتے نے کھا کر پھر اس کا پیچھا کیا تو اس نے دوسری روٹی بھی اس کے آگے ڈال دی، کتے نے وہ بھی کھالی مگر پیچھا نہ چھوڑا جب چاروں کھالیں اور بھونکنے سے باز نہ آیا تو عابد نے اس کتے کو کہا: تجھے شرم نہیں آتی کہ میں تیرے گھر سے روٹیاں مانگ کر لایا اور تو نے مجھ سے سب لے لیں پھر بھی پیچھا نہیں چھوڑتا! کتے نے کہا: "میں تجھ سے زیادہ بے شرم نہیں کہ جس مالک نے اتنے سال کسی محنت ومشقت کے بغیر اتنا بہترین رزق تجھے کھلایا صرف تین دن نہ ملنے پر اتنا گھبرا گیا کہ اس کے دشمن کے گھر بھیک مانگنے آگیا۔

تیسرا نقصان: جس سے مانگ رہا ہے اس کی دل آزاری وتکلیف بھی ہوسکتی ہے؛ کیونکہ اگر وہ منع کرے گا تو لوگوں کے سامنے اسے شرمندگی وندامت ہوگی تو مجبوراً اسے کچھ دینا پڑتا ہے حالانکہ وہ دلی طور پر اس کیلئے تیار نہیں ہوتا اس طرح وہ ریاکاری

کے نقصان میں پڑ کر ثواب سے محروم ہو جاتا ہے لہٰذا ایسے شخص سے سوال گویا اس سے تاوان مانگنا ہے۔[1]

سوال کے جائز ہونے کی شرائط

پہلی شرط: سوال کرتے وقت ناشکری کے الفاظ نہ کہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں شکوے شکایتیں نہ کرے۔

دوسری شرط: کوشش کرے کہ اپنے کسی قریبی، دوست یا ایسے شخص سے مانگے جو سخی اور بلند حوصلے والا ہو۔

تیسری شرط: اپنے نیک اعمال اور پرہیز گاری ظاہر کر کے سوال نہ کرے۔

چوتھی شرط: چند لوگ جمع ہوں تو کسی خاص سے نہ مانگے اور نہ ہی اپنے مطالبے کو خاص کرے کہ مجھے یہ چاہئے یا اتنا چاہئے البتہ جس پر شرعی طور پر زکوۃ لازم ہو اس سے خود مستحق یا کسی مستحق کیلئے مانگ سکتا ہے۔

پانچویں شرط: حاجت سے زیادہ نہ مانگے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اصل حاجتیں تین ہیں: روٹی، کپڑا اور گھر۔

حدیث شریف میں ہے کہ ”آدمی کو تین چیزوں کے سوا دنیا میں کچھ حق نہیں: (1) چند لقمے جو اس کی پیٹھ کو سیدھا کریں اور (2) ایک ٹکڑا کپڑا جو ستر چھپائے اور (3) چھوٹا گھر جس میں جھک کر داخل ہو سکے۔“ اسی طرح گھریلو ضرورت کی چیزیں بھی حاجت میں داخل ہیں۔

---

1 ... فتاوی رضویہ، 10/302-304۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ضروری حاجات عام ہیں جن کی طرف سب کو محتاجی رہتی ہے اور گھر بار والے کو نان نفقہ کی بھی حاجت ہے، اگر بیوی یا غیر مالدار بچوں یا حاجت مند ماں باپ اور ان کی طرح کے وہ افراد جن کا نفقہ شرعاً اس پر واجب ہے اور اس وقت تک کما کر بھی اسے پورا نہیں کر سکتا تو جتنی مقدار سے حاجت پوری ہو سکتی ہے اس تک کا سوال کرنا اس کیلئے واجب ہے۔

ایک اہم اصول: کوئی چیز حقیقت میں اور شریعت مطہرہ کی روشنی میں بھی ایسی ہو جسے انسان کی ضرورت و حاجت قرار دیا جاسکے، اگر اس کے پاس اسے حاصل کرنے کیلئے مانگنے کے علاوہ کوئی اور چارہ نہ ہو تو جب تک اور جتنی اسے حاجت ہے اس حد تک کیلئے اس کا سوال کرنا جائز ہے ورنہ حرام۔

بہت سے لوگ بیٹی کی شادی کے لیے سوال کرتے ہیں اور ان کا مقصد معاشرے میں رائج غیر ضروری رسمیں پوری کرنا ہوتا ہے، ایسوں کے لئے سوال جائز نہیں ہو سکتا، ہاں! اگر کوئی واقعی ضرورت مند ہو تو مسلمانوں کو خود چاہیے کہ ایسے شخص کی مدد کریں۔

بعض لوگ بھیک مانگتے ہیں کہ حج کو جائیں گے، یہ بھی حرام اور انہیں دینا بھی حرام، فقیر پر حج فرض نہیں بلکہ نفل ہے اور سوال حرام ہے، نفل کام کیلئے حرام کام اختیار کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے!

چھٹی شرط: جو چیز حاصل ہو اُسے صرف جائز اور نیک کاموں میں اور وہ بھی ضرورت کی حد تک خرچ کرے۔

نوٹ: مانگ کر جو چیز ملی وہ استعمال میں نہیں آئی تھی کہ اللہ پاک نے کسی اور جائز ذریعہ سے اسکے لئے اسباب بنادیئے تو اب زیادہ بہتر یہی ہے کہ واپس کردے

تا کہ اللہ پاک کی نعمت کے اظہار کے ساتھ ساتھ مانگتے ہوئے جس ذلت کا اسے سامنا کرنا پڑا اس کی تلافی بھی ہو جائے۔

ساتویں شرط: اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ساتھ جس نے دیا اس کا بھی شکریہ ادا کرے اور اس کے لئے دعائیں کرے۔ حدیث شریف میں ہے: جو بھلائی کرے اسکو بدلا دو، نہ ہو سکے تو اس کیلئے دعا کرو۔[1]

مگر دینے والے کو بھی چاہیے کہ اگر فقیر اس کے سامنے اُسے دعا دے تو وہی دعا فقیر کو دے دے تا کہ دعا کا بدلا دعا ہو جائے اور صدقہ بدلے کے بغیر ہو اور وہ اسے ثواب کی صورت میں ملے۔

آٹھویں شرط: کسی سے بار بار سوال نہ کرے۔

نویں شرط: اگر دینے والا تنگ دلی یا لوگوں سے شرما کر دے یا حرام و شبہ والا مال دے تو نہ لے۔

دسویں شرط: لِوَجْہِ اللہ سوال نہ کرے یعنی یہ کلمہ کہ خدا کے واسطے مجھے کچھ دو، نہ کہے، اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص لِوَجْہِ اللہ سوال کرے، ملعون ہے۔[2]

دوسری حدیث پاک میں ہے: لوجہ اللہ کہہ کر جنت کے سوا کوئی چیز نہ مانگی جائے۔[3]

ایک بزرگ کوفے کے بازار میں چڑیا ہاتھ پر بٹھائے فرماتے تھے: اس چڑیا کے

1... سنن کبری، 4/334، حدیث: 7890۔

2... معجم کبیر، 22/377، حدیث: 943۔

3... ابو داؤد، 2/178، حدیث: 1671۔

لیے مجھے کچھ دو، کسی نے کہا: یہ کیا کہتے ہو؟ فرمایا: حقیر و بے قیمت دنیا کے لیے خدا کا واسطہ نہیں لا سکتا اس کا سفارشی بھی حقیر چاہیے۔

گیارہویں شرط: جتنا ملے خوش دلی کے ساتھ قبول کرے، زیادہ کے پیچھے نہ پڑے۔ یہ اس وجہ سے زیادہ مانگ رہا ہے کہ کام آئے گا لیکن اس سے برکت اٹھا لی گئی تو پھر کیا کرے گا؟ اگر تھوڑی چیز پر قناعت و شکر کرتا تو اللہ پاک اسی میں خیر و برکت عطا فرما دیتا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو مال دینے والے کی ناگواری کے ساتھ لیا جاتا ہے اس میں برکت نہیں ہوتی۔“[1]

بارہویں شرط: جو چیز ملی ہے اس میں اگر کوئی نقص یا عیب ہو بھی تو اسے پوشیدہ رکھے، اس کی برائی و شکایتیں نہ کرے کیونکہ یہ چیز اسے مفت میں ملی ہے جس پر اسے شکر ادا کرنا چاہئے البتہ دینے والے کو بھی چاہئے کہ راہِ خدا میں اس طرح کی چیزیں نہ دے کیونکہ وہ چیز مانگنے والے کے پاس پہنچنے سے پہلے اللہ پاک کی عالی بارگاہ میں پیش ہوتی ہے تو اسے سوچنا چاہئے کہ اس بارگاہ میں کس طرح کی چیز پیش کر رہا ہے۔

تیرہویں شرط: کسی سے چھینا ہوا یا سُودی مال ملے تو ہرگز نہ لے کہ بری چیز سے برا نتیجہ ہی نکلتا ہے۔

چودھویں شرط: جو صدقہ وغیرہ ملا ہے اسے کم اور حقیر نہ سمجھے اسی طرح دینے والے کو بھی چاہئے کہ زیادہ دے کر یہ سمجھے کہ کم دیا ہے۔

پندرہویں شرط: مسجد میں سوال نہ کرے کیونکہ حدیث شریف میں اس سے

1... مسلم، ص400، حدیث: 2389۔

منع فرمایا گیا ہے[1] اور اُسے دینا برے کام میں اس کی مدد کرنا ہے نیز سوال کرتے ہوئے اگر وہ نمازیوں کے سامنے سے گزرتا ہے یا لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے تو ایسے کو دینا تو تمام علمائے کرام کے نزدیک منع ہے۔

سولہویں شرط: جس سے مانگ رہا ہے اس کی خوشامد وچاپلوسی نہ کرے کیونکہ یہ مسلمان کی شان کے لائق نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے: ”مسلمان خوشامدی نہیں ہوتا“[2] اور منہ پر جھوٹی تعریفیں کرنا تو زیادہ خطرناک ہے کہ اس میں ایک تو چاپلوسی ہے دوسرا جھوٹ تیسرا جس کی تعریف کر رہا ہے اس کا بھی نقصان ہے کہ منہ پر تعریف کرنے کو حدیث میں گردن کاٹنا فرمایا گیا[3] ایک اور روایت میں ہے: ”مداحوں کے منہ میں خاک جھونک دو“[4] اور اس میں سب سے بڑی آزمائش یہ کہ جس کی تعریف کی جارہی ہے اگر وہ فاسق وفاجر ہے تو اس کیلئے حدیث پاک میں وعید موجود ہے کہ ”جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے، اللہ پاک غضب فرماتا ہے اور اس کا عرش ہِل جاتا ہے۔[5]

سترہویں شرط: مال حاصل کرنے کیلئے اپنی حالت یا زبان سے خود کو زیادہ نیک پارسا ظاہر نہ کرے، اگر ایسا کیا تو اس کے بدلے جو مال لے گا وہ اس کیلئے ناجائز ہو گا۔

1... مسلم، ص224، حدیث:1260۔

2...شعب الایمان، 4/224، حدیث:4863، جامع صغیر، ص469، حدیث:7671۔

3... مسلم، ص1223، حدیث:7504۔

4... مسلم، ص1223، حدیث:7506۔

5...شعب الایمان، 4/230، حدیث:4886۔

حدیث شریف میں ہے: جو لوگوں کو اس سے زیادہ خوفِ خدا دکھائے جتنا اس کے پاس ہے، وہ منافق ہے۔[1]

دوسرا اس میں سامنے والے کو دھوکا دینا بھی ہے۔ حدیث شریف میں ہے: ہمارے گروہ سے نہیں جو ہمیں فریب دے۔[2]

اٹھارہویں شرط: اگر واقعی نیک بھی ہے تو اپنی کسی نیکی یا کارنامے کو ظاہر کر کے بھی نہ مانگے کہ ایسا کرنا معاذ اللہ دین بیچنا ہے۔

حدیث شریف میں ہے: ”جو آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرے اس کا چہرہ مسخ کر دیا جائے اور اس کا ذکر مٹا دیا جائے اور اس کا نام دوزخیوں میں لکھا جائے۔[3]

حکایت: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک غلام و آقا حج کر کے پلٹے راستے میں نمک ختم ہو گیا اور خریدنے کے پیسے بھی نہیں تھے۔ ایک جگہ آقا نے اپنے غلام سے کہا: کریانہ والے سے تھوڑا نمک یہ کہہ کر لے آؤ کہ ہم حج کر کے آرہے ہیں، وہ گیا اور کہا: میں حج کر کے آیا ہوں تھوڑا نمک دے دو۔ آگے جا کر آقا نے پھر بھیجا، اس بار یوں کہا: میرا آقا حج کر کے آیا ہے تھوڑا نمک دے دو، آگے چل کر آقا نے تیسری مرتبہ بھیجنا چاہا، غلام جو در حقیقت آقا بننے کے قابل تھا، اس نے جواب دیا: پرسوں نمک کے چند دانوں پر اپنا حج بیچا کل آپ کا بیچا، آج کس کا بیچ کر لاؤں!

حکایت: امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ایک شخص کے یہاں دعوت میں تشریف

1...جامع صغیر، ص511، حدیث:8383۔

2...مسلم، ص64، حدیث:283۔

3...معجم کبیر، 2/268، حدیث:2128۔

لے گئے، میزبان نے خادم سے کہا: ان برتنوں میں کھانا لاؤ جو میں دوسری بار حج سے واپسی پر لایا ہوں، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”اے مسکین! تو نے ایک جملہ میں اپنے دو حج ضائع کر دیئے“ جب صرف اِظہار پر یہ حال ہے تو اسے دنیاوی چیزیں مانگنے کا ذریعہ بنانا کتنا برا ہو گا! اللہ پاک کی پناہ۔

مقررین اور واعظین غور فرمائیں!

فقہ حنفی کے مشہور بزرگ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے زمانے کے حالات کے پیش نظر علمائے کرام کو امامت و خطابت، درس و تدریس وغیرہ کیلئے اجرت و نذرانہ لینے کو جو جائز قرار دیا ہے وہ ضرورت کے پیش نظر، ضرورت کی حد تک ان علمائے کرام کیلئے جو ان کاموں کے اہل بھی ہوں لیکن بدقسمتی سے عقائد و شرعی مسائل واحکامات سے بے خبر لوگ صرف اپنے زورِ خطابت زبان کی تیزی کو ہتھیار بنا کر محفلوں میں جھوٹی روایتیں، الٹے سیدھے مسائل بتاتے ہیں اور اس سے نذرانے اور مال کماتے ہیں۔

یاد رکھیں! ایسے لوگوں کا وعظ و بیان کرنا، لوگوں کا انہیں سننا دونوں حرام ہیں اور سننے والے تو گناہگار ہونگے ہی ساتھ ساتھ ان تمام سننے والوں کا گناہ ایسے واعظین کے سر پر بھی ہو گا نیز اسے اپنا پیشہ بناتے ہوئے اس کے ذریعے مال بنانا، لوگوں کی توجہ کا مرکز بنانا تاکہ لوگ ان کے پاس آئیں یہ سب گمراہی اور یہودیوں، نصرانیوں کا طریقہ ہے۔

اُنیسویں شرط: سوال کرتے وقت جھوٹے حیلے اپنا کر لوگوں کو دھوکا نہ دے۔

مثلاً: مسجد بنوانی ہے، مدرسے کیلئے ان چیزوں کی ضرورت ہے اگر سرے سے مسجد و مدرسہ تھا ہی نہیں تو یہ جھوٹ ہوا اور اگر مسجد و مدرسہ موجود تھے لیکن ان کے نام سے لے کر خود کھایا تو یہ خیانت ہوئی اور دونوں صورتوں میں دھوکا تو ہے ہی اور

بدلے میں جو ملا وہ حرام مال ہوا۔

بیسویں شرط: اگر سوال کرنے والا واقعی سید یا شیخ، علوی یا عباسی غرض ہاشمی ہے تو زکوٰۃ لینے کے لیے اپنا ہاشمی ہونا نہ چھپائے کیونکہ دینے والے نے لاعلمی میں دے دیا تو پھر بھی اُسے لینا جائز نہیں اور اگر مال حاصل کرنے کیلئے اپنی قومیت یا خاندان تبدیل کیا تو اس پر حدیث پاک میں بہت سخت وعید آئی ہے چنانچہ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو نسب میں اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے کو نسبت کرے اس پر اللہ پاک، فرشتوں اور آدمیوں، سب کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل“[1]۔[2]

فتاویٰ رضویہ سے چند دیگر فتاویٰ کا خلاصہ

پیشہ ور لوگوں کو دینا یا اعلان وغیرہ کے ذریعے انہیں دلوانے کا حکم

سوال: جنہیں مانگنا شرعاً حرام ہے جیسے پیشہ ور بھکاری وغیرہ ایسے افراد کو دینا یا کسی سے سفارش کر کے انہیں دلوانا یا ان کے لئے اعلان کرنا کیسا ہے؟

جواب: مانگنے والے کے بارے میں پتا بھی ہے کہ مستحق نہیں بلکہ پیشہ ور ہے پھر بھی اسے دینا ناجائز و گناہ ہے اور حرام کام میں اس کی مدد کرنا ہے اور ایسے کو دینا جائز نہیں تو کسی بھی ذریعے سے اسے دلوانا بھلائی کے بجائے برائی کی طرف لے جانا ہے۔[3]

1... مسلم، ص546، حدیث:3327۔

2... فضائل دعا، ص268-286۔

3... فتاویٰ رضویہ، 10/306-308۔

بلاضرورت بھیک مانگنے اور اس کی آمدنی کا حکم

سوال: بعض لوگ صحت مند، تندرست ہوتے ہیں، محنت مزدوری کرکے کما سکتے ہیں پھر بھی بھیک مانگنے کا پیشہ اختیار کرتے ہیں، بعض مسافر بن کر مسجدوں میں جاکر مختلف ضرورتیں بتاکر سوال کرتے ہیں اور یہ ایسا فیشن بن گیا ہے کہ جو واقعی ضرورت مند مساکین، یا آزمائش میں مبتلا مسافر ہیں ان کی پہچان مشکل ہوگئی ہے، ایسے لوگوں کا سوال کرنا کیسا ہے اور انہیں اس سے مال وآمدنی حاصل ہوتی ہے کیا وہ ان کیلئے پاک وحلال ہے؟

جواب: بغیر کسی شرعی ضرورت کے سوال کرنا حرام ہے اور اس کے ذریعے جو مال انہیں ملتا ہے وہ ناپاک اور خبیث ہے اور ایسے افراد کی حقیقت جانتے ہوئے ان کی مدد کرنا ناجائز و گناہ ہے اور لوگوں سے ان کی مدد کی اپیل کرنا بھی ناجائز و گناہ کے کام میں ان کی مدد کرنا ہے۔[1]

مسجد میں اپنے لئے سوال کرنا

سوال: کیا مسجد میں اپنے لئے مانگنا شرعاً درست ہے؟

جواب: مسجد میں اپنے لئے مانگنا جائز نہیں اور ایسے شخص کو دینے سے بھی علمائے کرام نے منع فرمایا ہے۔[2]

1... فتاوی رضویہ، 10/302-304۔

2... فتاوی رضویہ، 16/417-418۔

مسجد میں سوال کی جائز صورتیں

سوال: مسجد میں مانگنے کی جائز صورتیں کونسی ہیں اوران میں کن چیزوں کی رعایت ضروری ہے؟

جواب: مسجد میں لوگوں سے چندہ وعطیات وصول کرنے کی جائز صورتیں یہ ہیں: (1) جب وہ سوال اپنے لئے نہیں بلکہ کسی مستحق مسکین یابیوہ کیلئے کریں (2) اسی یا کسی دوسری مسجد کی کسی ضرورت کیلئے لوگوں سے تعاون کی اپیل کی جائے (3) کسی دینی ضرورت کیلئے چندہ وعطیات اکٹھے کئے جائیں تو یہ نہ صرف جائز بلکہ حدیثوں سے ثابت ہے۔ البتہ اس میں آدابِ مسجد کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، اگر سوال کرنے والا مسجد میں شوروغل مچائے، لوگوں کی نمازوں میں خلل ڈالے، چندہ اکٹھا کرنے کیلئے ان کی گردنیں پھلانگتے ہوئے صفوں میں گھومے تو ایسا شخص چاہے کسی اور مستحق کیلئے سوال کرے اس کا سوال کرنا حرام ہے۔[1]

نوٹ: چندہ کے بارے میں مزید تفصیلی معلومات کیلئے شیخ طریقت امیر اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب **"چندہ کے بارے میں سوال جواب"** کا مطالعہ فرمائیں۔

1... فتاوی رضویہ، 23/ 401-402۔

ماخذومراجع

صحیح مسلم	دارالکتاب العربی بیروت،۱۴۲۷ھ
سنن ابوداؤد	داراحیاءالتراث العربی۱۴۲۱ھ
معجم کبیر	داراحیاءالتراث العربی،۱۴۲۲ھ
سنن کبری	دارالکتب العلمیہ بیروت،۱۴۲۴ھ
شعب الایمان	دارالکتب العلمیہ بیروت،۱۴۲۱ھ
جامع صغیر	دارالکتب العلمیہ بیروت،۱۴۲۵ھ
درمختار	دارالمعرفۃ بیروت،1420ھ
ردالمحتار	دارالمعرفۃ بیروت،1420ھ
فتاوی رضویہ	رضافاؤنڈیشن،لاہور
فضائل دعا	مکتبۃ المدینہ، کراچی
بہارشریعت	مکتبۃ المدینہ، کراچی

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے **مَدَنی قافِلوں** میں بہ نیّت ثواب سُنَّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے اِبتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔“** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشِش کے لیے **”مَدَنی اِنعامات“** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کے لیے **”مَدَنی قافِلوں“** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

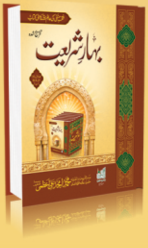

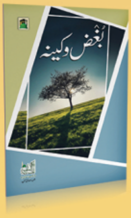

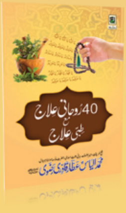

For More Updates
news.dawateislami.net

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net